۱۴۹۲ء میں 'مدان القداعہ' اور دوسری فارسی کتابیں پڑھیں۔ ان کے معلم فارسی کے مستند استاذ قاضی امداد الحق تھے۔ حضرت سید اسرائیل کے چچا حضرت سید ابراہیم بھی عربی و فارسی علوم کے ماہر تھے۔ جس کی شہادت اس بات سے بھی ملتی ہے کہ دلّی کے بادشاہ نے انہیں بھی 'ملک العلماء' کے خطاب سے نوازا تھا۔ عیسیٰ خان کے والد کالی داس خاں غزنوی نے انہیں کے ہاتھوں اسلام قبول کیا اور سلیمان خان نام پایا۔ حاکم بنگالا سلطان غیاث الدین (۱۵۶۰-۶۲ء) جلال، سید ابراہیمؒ کی علمی خدمات اور دینی تعلیمات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اپنی دختر نیک اختر کی شادی ان سے کر دی۔

قطب الاولیاء سید الیاس قدس شروع میں بڑے دنیا دار آدمی تھے۔ ان کی دنیاداری کی کہانی بھی عجیب ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے ایک ملازم نے ان سے طنز آمیز لہجہ میں کہا "دین ہاتھ سے گیا" ان الفاظ نے سید الیاس کے دل پر بڑا اثر کیا۔ دل میں کہا "یہ صحیح ہے کہ دین ہاتھ سے چلا گیا۔ دنیا میں رہنے سے کیا فائدہ جب عاقبت ہی نہ رہی" اس خیال نے انہیں اس قدر بے چین کیا کہ انہوں نے دنیاوی وجاہت، شان و شوکت اور گھر سنسار کو خیرباد کہہ کر جنگل کی راہ لی۔ اور وہاں اللہ کی عبادت اور ریاضت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ ایک عرصے تک علوم دین اور فقہ و حدیث کا غایت مطالعہ کیا جب دل و دماغ سے کشش دنیا کی تاریکی چھٹ گئی اور قلب مشعل دین سے منور ہوا تو چندروچور نامی گاؤں میں دینی درس و تدریس سے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی روح پھونک دی اور عوام میں اس قدر مقبول ہوئے کہ لوگ انہیں 'قطب الاولیاء' کہنے لگے۔

کھوائی ندی کے کنارے قطب الاولیاء کا آستانہ ہے۔ آپ کھڑگاؤں نامی ایک پرفضا دیہات میں پیدا ہوئے یہ دیہات آج بھی 'پیر پر گھور' یعنی 'آستانۂ پیر' کہلاتا ہے۔ یہاں اب تک تین بڑی بڑی چٹانیں نظر آتی ہیں آپ ایک چٹان پر بیٹھ کر وضو فرماتے، دوسری پر نماز ادا کرتے اور تیسری پر استراحت فرماتے تھے۔

آپ کے متعلق عربی، فارسی، ہندی اور بنگلا زبانوں میں متعدد نظمیں لکھی گئی ہیں۔ بعض نظموں میں فارسی، ہندی اور بنگلا کے مشترک الفاظ بھی ملتے ہیں۔ رام شری کے رہنے والے سید ساجد الرحمٰن مرحوم نے "سلہٹ میں روحانی فیضان" (بنگلا) مجموعے میں اس قسم کی نظمیں شامل کی ہیں۔ ذیل میں ایک نظم کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

میری خطا معاف کر

میں خطاکار ہوں، میرے مولا!
تجھے دیکھنے کے لئے بے دل بے تاب ہے۔
میرا تن من دیوانہ ہے
جس طرح مجنوں لیلیٰ کے لئے دیوانہ تھا
اسی طرح میں تیرا دیوانہ ہوں
میرے محبوب!
نہ دن میں چین ہے نہ رات میں نیند
تیری جستجو میں میرا دل بے قرار ہے
ایک نامعلوم ہوک سی اٹھتی ہے
نامعلوم آواز سی آتی ہے
دل کی گہرائیوں سے
"کیا میں تیرا معبود نہیں ہوں؟"
"بے شک! تو ہی میرا معبود ہے"
دل کے ایک گوشے سے جواب ملتا ہے
تجھے غیب کی خبر ہے تو بڑا رحیم و کریم ہے
تیرا کچھ پتہ نہیں
تو ہر جگہ موجود ہے لیکن میری رسائی نہیں ہوتی
"اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ ہو،

اس کی رحمتیں بے کراں ہیں :
یہ بات اپنے دل کی گرہ سے باندھ لو
بیشک تو غفور رحیم ہے
میری خطا معاف کر ،
میں خطاکار ہوں ، میرے مولا !

بزرگان سلہٹ میں ایک اور قطب الاولیا ، کا ذکر ملتا ہے ۔ چودھویں صدی عیسوی کے آخر کے جس صوفی نش کا ذکر پایا جاتا ہے وہ یہ بزرگ نہیں بلکہ وہ 'پربوبہ تیرپاٹرا' کے رہنے والے تھے اور وہ بھی قطب الاولیا ، ہی مشہور تھے ۔

حضرت سید نصیرالدینؒ کی اولاد میں اور کئی روحانی بزرگ پیدا ہوتے ۔ ان میں حضرت سید موسیٰ کو علم و عرفان میں بڑا کمال حاصل تھا وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلے میں دور دور تک جایا کرتے تھے ، ان کے مرید اور ارادت مند اراکان تک میں موجود تھے خصوصاً اراکان کا راجہ ان کا بڑا معتقد تھا ۔ ان کے تعلقات اراکان کے راجہ سے اتنے خوشگوار اور خاص تھے کہ ان کے بعد بھی ان کی اولاد کو راجہ کی طرف سے جاگیریں ملتی رہیں ۔ ان کے بھائی بینا کو بھی اسی راجہ نے جاگیر عطا کی تھی حضرت سید موسیٰ نے تیس سال یادِ الٰہی اور اتباعِ رسول میں گزار دیئے ۔ او نے "سیف الملوک اور بدیع الجمال" میں حضرت سید موسیٰ کا بھی جا بجا ذکر کیا ہے ۔

حضرت سید بیناؒ کے خاندان میں حضرت سید گدا حسنؒ بھی بڑے صاحب دین بزرگ گزرے ہیں ۔ گدا حسن پرگنہ انہیں کے نام سے ہے ۔ گدا حسن نے اس پرگنہ اور تریا کو شمشیر غازی کو بطور تحفہ عطا کر دیا تھا ۔ شمشیر غازی نے اسے اللہ کی دین جان کر خدمت خلق کے لئے مخصوص کر دیا ۔ اور اس کی آمدنی سے غریبوں اور محتاجوں کے لئے مدرسہ ، ہسپتال اور خانقاہیں قائم کیں ۔

سید صاحب نے دینی و علمی خدمات کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے سماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا ۔ انہیں کی بدولت لشکرپور ، نورپوتی ، سلطان

شی، داؤد نگر وغیرہ جیسے کفرستانوں میں اسلام کا بول بالا ہوا ۔ سید صاحب کی تؔ کے زیرِ اثر جن لوگوں نے اہلِ کشف اور اہلِ تصوف ہونے کا رتبہ پایا ان میں شاہ نوری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ ان کے فرزندِ ارجمند حضرت پیر بادشاہ صہ علم بزرگ تھے ۔ علم وفضل، دینداری اور زہد وتقویٰ کا شوق انہیں میں ملا تھا باطنی کے علاوہ علوم دنیوی پر بھی دسترس تھی ۔ فارسی وعربی کی کئی تصانیف آپ یادگار رہی ہے ہیں ۔ ان کی ایک فارسی کتاب کا اصل نسخہ سلہٹ کی مرکزی لائبر موجود ہے ۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ بنگلا کے قدیم نامور شاعر' شاہ ایمان الدین' خاندانِ سادات کے چشم وچراغ تھے ۔ ایمان الدین بنگلا کے علاوہ فارسی میں بھی کہتے تھے ۔ انہیں شاہِ وقت دلّی کے دربار میں شرف باریابی حاصل تھا ۔ تو ان کے مشہور ہیں لیکن بنگال کے متعلق بھی مسلسل 'نظم' نظم کرتے، جس میں کا موسم اور حالاتِ حاضرہ پر روشنی ڈالی جاتی ۔ دلّی کے بادشاہ نے انہیں بنگلا" کا خطاب عطا کیا تھا ۔ دو اور درویش شاہ داؤد اور شاہ غیاث انہ اولاد میں سے ہیں ۔ داؤد نگر اور غیاث نگر کے نام کے دو پرگنے انہیں کے نا موسوم ہیں ۔

حضرت سید نصیر الدین اور قطب الاولیا ر کی درگاہ کھوائی ندی کے بائیں واقع ہے ۔ اس مقام کو تراربند کی درگاہ کہتے ہیں یہ ایک وسیع احاطہ ہے حضرت نصیر الدین کی اولادیں سے کئی بزرگوں کے مقبرے ہیں ۔ "سلہٹ میں فیضان" میں اس درگاہ کا نقشہ موجود ہے ۔ یہاں ہر سال بڑی دھوم دھ عرس ہوتا ہے ۔ زائرین دور دور سے جوق درجوق زیارت کو یہاں آتے ہ۔ 'طریقہ مطرف' کے صوفیائے کرام کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں ۔

شاہ ولی اللہ اکیڈمی

اغراض و مقاصد

شاہ ولی اللہ کی تصنیفات اُن کی اصلی زبانوں میں اور اُن کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا۔

شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور ان کے فلسفہ و حکمت کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم کتابیں لکھوانا اور اُن کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا۔

اسلامی علوم اور بالخصوص وہ اسلامی علوم جن کا شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتبِ فکر سے تعلق ہے، اُن پر جو کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں، اُنہیں جمع کرنا، تاکہ شاہ صاحب اور اُن کی فکری و اجتماعی تحریک پر کام کرنے کے لئے اکیڈمی ایک علمی مرکز بن سکے۔

- تحریک ولی اللّٰہی سے منسلک مشہور اصحابِ علم کی تصنیفات شائع کرنا، اور اُن پر دوسرے اہلِ قلم سے کتابیں لکھوانا اور اُن کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

- شاہ ولی اللہ اور اُن کے مکتبِ فکر کی تصنیفات پر تحقیقی کام کرنے کے لئے علمی مرکز قائم کرنا۔

- حکمت ولی اللّٰہی اور اُس کے اصول و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے مختلف زبانوں میں رسائل کا اجراء

- شاہ ولی اللہ کے فلسفہ و حکمت کی نشر و اشاعت اور اُن کے سامنے جو مقاصد تھے، اُنہیں فروغ دینے کی غرض سے ایسے موضوعات پر جن سے شاہ ولی اللہ کا خصوصی تعلق ہے، دوسرے مصنفوں کی کتابیں شائع کرنا

one 4154

Monthly "AR-RAHIM"
Hyderabad

شاہ ولی اللہ کی تعلیم!

از پروفیسر غلام حسین جلبانی سندھ یونیورسٹی

پروفیسر جلبانی نے صدر شعبہ [illegible] سندھ یونیورسٹی کے برسوں کے مطالعہ و تحقیق کا حاصل یہ کتاب ہے اس میں مصنف نے حضرت شاہ ولی اللہ کی پوری تعلیم کا احصاء کیا ہے۔ اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ قیمت دس روپے ہے۔

المسوّیٰ من احادیث الموطا

عربی

تالیف ——— الامام ولی اللہ الدہلوی

شاہ ولی اللہ کی یہ کتاب آج سے ۳۲ سال پہلے مکہ مکرمہ میں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کے زیر اہتمام چھپی تھی۔ اس میں جگہ جگہ [illegible] مرحوم کے تشریحی حاشیے ہیں۔ شروع میں حضرت شاہ صاحب کے حالات زندگی اور الموطا کی فارسی شرح المصفیٰ پر آپ نے جو مبسوط مقدمہ لکھا تھا اس کا عربی ترجمہ ہے۔ شاہ صاحب نے المسوّیٰ میں الموطا کو [illegible] ترتیب دیا ہے۔ امام مالک کے وہ اقوال جن میں وہ باقی مجتہدین سے منفرد تھے حذف کر دیے گئے ہیں [illegible] آخر میں شاہ صاحب کی طرف سے توضیحی کلمات بھی شامل ہیں [illegible] دو حصوں میں [illegible] قیمت [illegible] روپے

سطعات

فارسی

تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ "سطعات" کا موضوع ہے۔
اس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تاریخ تصوف کے ارتقاء پر بحث فرمائی ہے نفس انسانی
تربیت و تزکیہ سے جن مراتب و منازل پر فائز ہوتا ہے۔ اس میں اس کا بھی بیان ہے۔

قیمت دو روپے

محمد سرور پرنٹر پبلشر نے سعید آرٹ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر شائع کیا۔